ہفتہ وار رسالہ: 466

WEEKLY BOOKLET: 466

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 6 سال پہلے (1441 ہجری) کا بیان

اللہ کا خوف

(صفحات: 16)

سورۃُ التَّکاثُر کے مضامین	03
ابنِ آدم کا مال	05
دو اقسامِ نعمت	10
12 سال تک حساب و کتاب	15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اللہ کا خوف (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "اللہ کا خوف" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنا حقیقی خوف دے کر ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ امام محمد بن عبدُ الرّحمٰن سَخاوی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: "اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے، یہاں تک کہ تُو نے میرا کلام سُنا اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جن کے ذَرِیعے تُو نے مجھ سے کلام کیا۔ تُو مجھے بہت زِیادہ محبوب اور میرے نزدیک ترین اُس وقت ہوگا جب تُو میرا ذکر کرے گا اور محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرُود بھیجے گا۔" (القول البدیع، ص275، 276)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خوفِ الٰہی کی تلوار سے شہید

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کسی مدرَسے کے باہَر ایک بچہ دیکھا جو رو رہا تھا، اِستِفسَار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے بتایا، ہمارے استاذ صاحِب نے آج کے سبق میں تختی پر بعض آیاتِ کریمہ لکھوائی ہیں، جو مجھے رُلا رہی ہیں، یہ کہتے ہوئے اُس نے تختی آگے بڑھا دی، اُس میں لکھا تھا:

---

1 ... امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 26 ربیعُ الاوّل 1441 ہجری کو مدنی مذاکرے سے پہلے عاشقانِ رسول کے درمیان خوفِ خدا کے موضوع پر بیان فرمایا، اَلحمدُ للہ شعبہ "ہفتہ وار رسالہ" اسے رسالے کی صورت میں پیش کر رہا ہے خود بھی پڑھئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے تقسیم بھی کیجئے۔ (شعبہ ہفتہ وار رسالہ)

www.dawateislami.net

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔

وہ بچہ برابر روئے جا رہا تھا، وہ بُزُرگ اُس کی یہ رِقّت دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر ہوئے اور فرمانے لگے: بیٹا! اِس سورت کا سبق یہاں تک پورا نہیں ہو جاتا بلکہ آگے بھی ہے، جو شاید تمہیں کل دیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے اُنہوں نے سورۃُ التَّکاثُر کی بَقِیّہ آیاتِ کریمہ بھی سُنا دِیں جو یہ ہیں:

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

(پ30، التکاثر: 6 تا 8)

جہنّم کا تذکِرہ سُن کر وہ بچہ تھرّا اُٹھا، کانپتا ہوا گِرا اور تڑپنے لگا اور پچھاڑیں کھا کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس کا اُستاذ لپک کر آیا اور اُس نے اُن بُزُرگ کو پکڑ لیا۔ لوگ اِکٹّھے ہو گئے، مرحوم بچے کے ماں باپ بھی آ پہنچے۔ اُن بُزُرگ کو بطورِ قاتِل عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے اُن بُزُرگ سے صفائی طَلَب کی تو اُنہوں نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سُن کر قاضی صاحِب نے فرمایا: یہ بچہ انتہائی سعادت مند تھا اور خوفِ الٰہی کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔ اُن بُزُرگ کو باعِزّت بَری کر دیا گیا۔ (نزہۃ المجالس، 2/94 ملخصاً)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

پیارے بچّے کے خوفِ خدا پر فِدا سنتے ہی آیتیں ڈھیر جو ہو گیا
کاش مل جائے مجھ کو بھی ایسی وِلا میرے مرنے کا باعث ہو خوفِ خدا

سورۃُ التَّکاثُر کے مَضامین

قرآنِ کریم کے تیسویں پارے میں موجود سورۃُ التَّکاثُر کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مَذمّت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: ﴿1﴾ اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حِرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حِرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آگئی۔ ﴿2﴾ یہ بیان کیا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حِرص رکھنے والوں کو نَزْع کے وقت اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔ ﴿3﴾ اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مال کی حرص رکھنے والے مرنے کے بعد ضرور جہنّم کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(تفسیر صراط الجنان، 10/808)

جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہو گا

حضرتِ سَیِّدُنا جَریر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے سورۃُ التَّکاثُر پڑھتا ہوں، تم میں سے جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے

www.dawateislami.net

پڑھا۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رو سکے تھے اُنہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لئے جنّت ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنالے۔(نوادر الاصول، 4/81، حدیث:862)

کاش! ہم اس سورتِ مبارکہ کا ترجمہ یاد کرلیں اور پھر جب بھی اس سورت کو پڑھیں یا سُنیں تو خوفِ خدا میں رونا نصیب ہو جائے۔ بہر حال اِس روایت میں ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نہایت اَچھوتے انداز میں نیکی کی دعوت دینے کا رِقّت انگیز بیان ہے۔ اِس روایت سے معلوم ہوا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے جسے چاہیں جو چاہیں عنایت فرمادیں، جبھی تو فرمایا: ”جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔“

ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! ”سورۃُ التکاثُر“ پڑھنے والے کو ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی (روزانہ) ”اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ“ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔(مستدرک، 2/276، حدیث:2127)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس (سورت) کی تلاوت میں ایک ہزار آیتوں کی تلاوت و عمل کا ثواب ہے، قرآنِ کریم میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (6666) آیتیں ہیں، کَسر کو نکالو تو چھ ہزار آیات رہتی ہیں اور مَقاصِدِ

www.dawateislami.net

قرآن چھ ہیں، جن میں سے ایک ہے ”آخرت کی پہچان“ یہ سورۂ تکاثُر میں موجود ہے، اس لئے یہ سورۃ گویا قرآنِ کریم کا تقریباً چھٹا حصّہ ہے، اس (سورت) میں غور کرنے سے دنیا سے بے رَغبتی ہوتی ہے آخرت میں رغبت، جس سے نفس گناہوں سے مُتَنَفِّر اور نیکیوں میں راغب ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/262)

ابنِ آدم کا مال

حضرتِ مُطَرِّف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ”اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”ابنِ آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اے ابنِ آدم: تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔“ (مسلم، ص1210، حدیث:7420)

قیامت کے دن پانچ چیزوں کے بارے میں سوال

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”انسان اُس وقت تک قیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ اِن پانچ سُوالات کے جوابات نہ دے لے: ﴿1﴾ تم نے زندگی کیسے بَسَر کی؟ ﴿2﴾ جوانی کیسے گزاری؟ ﴿3﴾ مال کہاں سے کمایا؟ اور ﴿4﴾ کہاں کہاں خَرچ کیا؟ ﴿5﴾ اپنے عِلم کے مطابِق کہاں تک عمل کیا؟“ (ترمذی، 4/188، حدیث:2424) یہ بڑے خوف کی بات ہے کہ اِس وقت ہم اپنی عمر کے تعلُّق سے غافل ہیں، جَوان تو جوان بوڑھے بھی غفلت کا شکار ہیں، ان کو بھی احساس نہیں کہ اب کوئی دوسرا آپشن نہیں ہے، اب موت ہی آنی ہے۔ جوانوں کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ ان سے پوچھا جائے گا کہ جوانی کس کام میں گزاری۔ یوں ہی مال تو بڑے جذبے کے ساتھ لوگ کمارہے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کہاں سے آرہا ہے،

www.dawateislami.net

’’کہاں کا حلال اور کہاں کا حرام جو صاحب کھلائے وہ چٹ کیجئے‘‘ تو جتنا مال مل سکتا ہے اتنا بندہ جمع کر رہا ہے حالانکہ دستُور ہے کہ جتنا مال زِیادہ اُتنا ہی وَبال بھی زِیادہ۔ سفر کا بھی اُصول ہے کہ بَس یا ریل گاڑی وغیرہ میں جس کے پاس زِیادہ سامان ہوتا ہے وہ اُتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ ہوائی جہاز کے ذَرِیعے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرتے ہیں اُن کو تجربہ ہوگا کہ زِیادہ سامان والے کسٹم وغیرہ میں کس قدر پریشان ہوتے ہیں! اِسی طرح جس کے پاس دنیا کے مال کا بوجھ کم ہوگا اُسے آخرت میں آسانی رہے گی۔ چُنانچہ

’’بھاری بوجھ‘‘ کی تعریف

حضرتِ سَیِّدُنا انس رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ ابوذر رضی اللہُ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہیں خبر ہے کہ ہمارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے، اس پر سے صرف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں یا ہلکے بوجھ والوں میں سے؟ فرمایا: کیا تیرے پاس آج کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: کل کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: پرسوں کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے پاس تین دنوں کا کھانا ہوتا تو تُو بھاری بوجھ والوں سے ہوتا۔ (معجم اوسط، 3/348، حدیث: 4809)

ہمارے یہاں تین دن کے کھانے کے ذخیرے کی تو بات ہی کہاں ہے، مَحض حِرص کے باعث طرح طرح کی غذاؤں سے فِرِج بھرا رہتا ہے اور بلا ضرورت ہر چیز کا اَنبار لگا رہتا ہے۔ آہ! ہم حریصوں کا کیا بنے گا! دولت کی کثرت کا بوجھ، مزید مال بڑھائے چلے جانے کی ہَوس کا بوجھ، کئی کئی دکانوں اور کارخانوں کا بوجھ، بلکہ طرح طرح کے گناہوں کا بھی بوجھ

www.dawateislami.net

مثلاً سُود و رِشوت کا بوجھ، دھوکے بازیوں کا بوجھ، دوسروں کا مال ناحق دبا لینے کا بوجھ ہائے! ہائے! سروں پر اَب تو بوجھ اور بوجھ ہی بوجھ ہے، آہ! اِس قدر بوجھ کے ہوتے ہوئے پُل صراط سے گزرنے کی کیا صورت ہوگی! (پل صراط کی دہشت، ص 11)

یہ دُنیوی مثال ہے کہ جتنا مال زیادہ اتنا دنیا میں بھی وبال، جتنی دولت زیادہ اتنا چوروں، ڈاکوؤں اور لُٹیروں کا خطرہ بھی زیادہ، نیز بَھتّہ خوروں کی طرف سے بَھتّے کے مطالبے اور دھمکی کا خطرہ کہ بھتّہ دو وَرنہ ہم تمہارا بچہ اُٹھالیں گے یا تم کو ماردیں گے وغیرہ، تو یہ مال دنیا میں بھی وَبال کا سبب ہے۔ غریب آدمی فُٹ پاتھ پر بھی سکون سے سو جائے گا، جبکہ مالدار آدمی گھر کے اندر دروازے بند کر کے بھی خوفزدہ رہے گا کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے، بہر حال یہ دنیا عبرت کی جگہ ہے اس سے دل لگانا ٹھیک نہیں۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے — جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا — ہو زینت نِرالی ہو فیشن نِرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا — تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی — نہ چَونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی — جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا — جوانی نے پھر تجھ کو مَجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا — اَجَل تیرا کر دے گی بِالکل صَفایا

www.dawateislami.net

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اے عاشقانِ رسول! اس سے پہلے کہ ہمارے بارے میں یہ شور مچ جائے کہ فُلاں کا انتقال ہو گیا ہے، اب جلدی غسل دینے والے کو بلاؤ، چنانچہ غَسّال (یعنی مُردے کو غسل دینے والا) تختہ اُٹھائے چلا آ رہا ہو، غسل دیا جا رہا ہو، کفن پہنایا جا رہا ہو، پھر اندھیری قبر میں اتار دیا جائے اور عین ممکن ہے کہ یہ سب کچھ آج ہی ہو جائے، ہو سکتا ہے کل ہو جائے، موت ہر صورت میں آنی ہی ہے۔

بارہا عِلمی تجھے سمجھا چکے　　مان یا مت مان، آخر موت ہے

اس سے کسی کو بھی راہِ فرار نہیں ہے، کاش! موت آنے سے پہلے ہی ہم مان جائیں اور جلدی جلدی توبہ کر کے رضائے الٰہی پانے والے کاموں میں لگ جائیں، دل میں خوفِ خدا بڑھانے، ایمان کی حفاظت کی کُڑھن پانے، گناہوں کی عادت مٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنّتُ الفردوس میں مکّی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے اور نیک اعمال کے رسالے کے ذریعے روزانہ اپنا جائزہ لے کر ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمّہ دار کو جمع کرواتے رہیے، اللہ پاک نے چاہا تو قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن نصیب ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ایک درہم بھی نہیں تھا

حضرتِ سَیِّدُنا عَون بن مُعَمَّر رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن

www.dawateislami.net

عبدُالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی زوجۂ محترمہ سے فرمانے لگے: فاطمہ! تمہارے پاس ایک دِرہم ہو تو دے دو، آج انگور کھانے کو جی چاہتا ہے، اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس درہم کہاں! کیا آپ امیرُ المؤمنین ہو کر ایک دِرہم کی بھی حیثیت نہیں رکھتے؟ (بے قرار ہو کر) فرمایا: انگور نہ کھانا اِس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنّم کی زَنجیریں پہنوں۔ (تاریخ الخلفاء، ص188) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کا خوفِ خدا مرحبا! انگور بے شک حلال وطیّب ہیں لیکن اللہ پاک کی نعمت ہیں اور بروزِ قیامت ہر نعمت کا حساب دینا ہوگا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خوفِ آخرت کے سبب انگور کھانے سے باز رہے۔ آہ! آج ہم ایک سے ایک لذیذ نعمتیں کھاتے اور برَتتے (یعنی استعمال کرتے) ہیں اور مزید بہتر سے بہترین کی جُستُجو (یعنی تلاش) میں رہتے ہیں، عُمدہ سے عمدہ ترین کوٹھی بھی ناکافی محسوس ہوتی ہے، بڑے سے بڑا بنگلہ (GRAND VILLA) حاصل کرنے کے دَرپے رہتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہاں سورۃُ التکاثُر کی دیگر آیتیں غافل انسان کو جھنجھوڑ رہی ہیں اور اسے غفلت کی نیند سے بیدار کررہی ہیں وہیں اس کی آخری آیتِ مبارکہ خوفِ خدا رکھنے والوں کو بے قرار کیے دیتی ہے۔ چُنانچِہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾﴾ (پ30، التکاثر: 8) ترجمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

آیتِ مبارَکہ کی تفسیر میں تین اقوال

﴿1﴾ حضرتِ عِکرمہ رضی اللہُ عنہ نے کہا: جب یہ آیتِ مبارَکہ نازِل ہوئی تو صَحابۂ کرام

www.dawateislami.net

رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم کون سی نعمتوں میں ہیں؟ ہمیں تو جَو کی روٹی اور وہ بھی صِرف آدھا پیٹ نصیب ہوتی ہے! وحی آئی: کیا تم جُوتے نہیں پہنتے؟ ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمتیں ہیں۔﴿2﴾ حضرتِ مولائے کائنات، عَلیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: جس نے گندم (یعنی گَنگ، گیہوں) کی روٹی کھائی اور فُرات کا ٹھنڈا پانی پیا نیز رہنے کے لئے مکان بھی ہو، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے مُتعلِّق سُوال ہو گا۔﴿3﴾ جلیلُ القَدر تابِعی حضرتِ سَیِّدُنا امام مُجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس آیتِ مبارَکہ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے دُنیا کی ہر لذّت والی شَے مُراد ہے۔

(تفسیر درِّ منثور، پ30، التکاثر، تحت الآیۃ:8، 8/612-613)

سورۃُالتکاثُر کی آخری آیتِ مبارَکہ کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو اللہ پاک نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صِحّت و فَراغ (یعنی خوش حالی) واَمن و عیش ومال وغیرہ جن سے دنیا میں لذّتیں اُٹھاتے تھے، پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شُکر ادا کیا؟ اور ترکِ شُکر پر عذاب کیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ30، التکاثر، تحت الآیۃ:8، ص1118)

دو اقسامِ نعمت اور سُوالاتِ آخرت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی سورۂ تکاثُر کی آخری آیت کے تَحت بیان کردہ تفسیر میں یہ بھی ہے: کَسْبی نعمت (یعنی اپنی کوشش سے حاصل کردہ نعمت مثلاً مٹھائیاں، لذیذ غِذائیں، ٹھنڈے مشروبات، عُمدہ مَلْبُوسات، دولت، سَلْطَنت وغیرہ) کے بارے میں تین سُوالات ہوں گے: ﴿1﴾ کہاں سے حاصل کی؟ ﴿2﴾ کہاں خرچ کی؟ ﴿3﴾ اِس

کا کیا شکریہ ادا کیا ؟ وَہْبِی نعمت (یعنی اللہ پاک کی عنایت کی ہوئی وہ نعمت جس میں بندے کی اپنی کوشش کا دَخل نہ ہو جیسا کہ چاند، سورج، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ) کے بارے میں دو سُوالات ہوں گے: ﴿1﴾ کہاں خرچ کی؟ ﴿2﴾ اس کا کیا شکریہ ادا کیا؟

(تفسیر نور العرفان، پ30، التکاثر، تحت الآیۃ: 8، ص956)

آہ! عُمدہ عُمدہ غذائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بڑے خوف کی بات ہے، آج ہم عُمدہ سے عُمدہ ترین غذاؤں اور نعمتوں کے حریص بنے ہوئے ہیں مگر قبر میں کیڑوں کی غذا بننے اور حسابِ آخرت میں پھنسنے کے اندیشے کو بھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں اچھے سے اچھا اور لذیذ ترین کھانا چاہئے اور وہ بھی گرم ہو، ایک تو "عُمدہ غذا" بذاتِ خود نعمت اور اُس کا گرم ہونا نعمت دَر نعمت، سادہ چائے سے بھی گزارہ نہیں، دودھ پتّی ہو اور وہ بھی میٹھی میٹھی اور گرما گرم ہو، یوں ہماری ایک چائے بھی کئی نعمتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے! اِسی طرح حلوہ پوری، پِزّے پَراٹھے، انواع و اقسام کی مٹھائیاں، طرح طرح کے تازہ پھل اور خُشک میوے (یعنی ڈرائی فروٹ)، خوش ذائقہ فالودے، ٹھنڈے میٹھے مزیدار شربت، بادام پِستے والا شِیر خُرما، ٹھنڈی بوتلیں (COLD DRINKS)، آئس کریم، مَکّھن، ملائی، کَسٹرڈ، کباب سَموسے، گرما گرم پکوڑے، تَلی ہوئی مچھلی، تَلی ہوئی چانپیں، تندوری ران، چکن تِکّہ، سِیخ کباب، برگر اور نہ جانے کیا کیا ہمارا لالچی نَفْس طلب کرتا اور کھاتا پیتا ہے۔ اگرچہ مذکورہ تمام غذائیں کھانا حلال ہے مگر ان پر اور تمام نعمتوں پر بروزِ آخرت سُوالات کئے جائیں گے۔ کاش! ہمارا کھاؤ پِیو نَفس قابو میں آجائے۔ کاش! ایسا ہو جائے کہ تفریحاً اور مَحض حُصولِ لذّت کیلئے کھانے پینے کی

عادت سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

جتنی زیادہ لذّتیں اتنی زیادہ تکلیف

ہم چند مِنَٹ کی لذّت کی خاطِر کتنا بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں اِس بات کو اِس روایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 504 صفحات پر مشتمل کتاب "منہاجُ العابِدین" صفحہ 141 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام اَبُو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے: "بے شک سَکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّتوں کے مطابق ہے۔" تو جس نے زیادہ لذّتیں اُٹھائیں اُسے نَزع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔ (منہاج العابدین، ص185 بتغیرٍ قلیلٍ)

نَزع کی سختیوں کی جھلک

نَزع کی سختیوں کی جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: موت دُنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زائد ہولناک ہے، یہ آروں کے چیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے اور ہانڈیوں کے اُبالنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہو کر شدائدِ موت (یعنی موت کی سختیاں) لوگوں کو بتا دیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہو جاتا۔ (شرح الصدور، ص33)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا ہوا ہوتا — قبر و حشر کا ہر غم خَتم ہو گیا ہوتا
جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! — مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے! خوف دوزخ کا — کاش! میں نہ دنیا کا اِک بَشَر بنا ہوتا
شور اُٹھا یہ مَحشَر میں خُلد میں گیا عطّار — گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص158)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حسابِ نعمت کے بارے میں 9 لرزہ خیز فرامینِ مصطفےٰ

فانی لذّتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے والے حسابِ آخرت سے خود کو ڈرانے کے لئے دل ہلا دینے والے 9 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پڑھئے: ﴿1﴾ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بُلا کر اپنے سامنے کھڑا کر دے گا اور اُس سے اُس کے جاہ و مرتبے کے مُتَعَلِّق اِسی طرح سُوال کرے گا جس طرح اس کے مال کے بارے میں سُوال فرمائے گا۔(معجم اوسط، 1/140، حدیث:448) ﴿2﴾ بندہ کوئی بھی قدم اٹھاتا ہے تو قیامت میں اُس سے سُوال ہو گا کہ وہ قدم کس لئے اُٹھایا تھا؟(تاریخ ابن عساکر، 6/54، حدیث:1405) ﴿3﴾ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے یہ سُوال ہو گا کہ کیا میں نے تیرا جسم تندُرُست نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سَیراب نہ کیا تھا؟(تُو نے ان کے حُقُوق ادا کئے یا نہیں؟)(مستدرک، 5/191، حدیث:7285) ﴿4﴾ مالِک اور مَملُوک (یعنی غلام) کو اور زَوج اور زَوجہ (یعنی میاں بیوی) کو لایا جائے گا پھر ان سے حساب ہو گا، یہاں تک کہ مَرد سے کہا جائے گا: تُو نے فُلاں فُلاں دن لذّت کے ساتھ پانی پیا اور شوہر سے کہا جائے گا کہ فُلاں عورت سے نکاح کے اور بھی طلبگار تھے لیکن تُو نے اُس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کو چھوڑ کر اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔(کیا تُو نے اِن نعمتوں کا حق ادا کیا؟)(مجمع الزوائد، 10/633، حدیث:18390) ﴿5﴾ قیامت میں مومن سے ہر عمل کا سُوال ہو گا یہاں تک کہ اس سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ ڈالنے کے مُتَعَلِّق بھی سُوال کیا جائے گا۔(حلیۃ الاولیاء، 10/31، حدیث:14406 مختصراً) ﴿6﴾ بندہ جو خطبہ پڑھتا (یعنی وَعظ اور بیان کرتا) ہے اِس کے بارے میں بھی اُس سے سُوال ہو گا کہ اِس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟(موسوعہ لابن ابی الدنیا، 7/294، حدیث:514)(مُبَلِّغِین و مُقَرِّرِین غور فرمائیں کہ بیان کا مقصود نیکی کی دعوت تھی یا بیان

www.dawateislami.net

کی تعریف اور واہ واہ کی طلب یا حُصولِ شہرت یا دولت ؟) ﴿7﴾ جو شخص کسی شے کی جانب بُلائے گا قیامت کے دن اسے اُس کی دعوت کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی ہو! (ابنِ ماجہ، 1/ 137، حدیث:208) (اِس روایت میں خُلوص کی طرف اشارہ ہے مثلاً نیکی کی دعوت محض رِضائے الٰہی کیلئے دی تھی یا کوئی اور مقصد تھا؟ انفرادی کوشش کرنے والے مُبَلِّغِین بھی غور فرمائیں) ﴿8﴾ قَسَم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم جس نعمت کے مُتَعلِّق قیامت میں سُوال کیے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سایہ اور عُمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ (ترمذی، 1/ 163، حدیث:2376 مختصراً) ﴿9﴾ قیامت میں ہر غنی و فقیر (یعنی ہر امیر و غریب) آرزو کرے گا کہ کاش! دنیا میں اِس کے پاس صِرف قُوت (یعنی صِرف اتنا کھانا ہوتا جس سے زندگی بچ سکے اور کچھ نہ) ہوتا۔ (ابنِ ماجہ، 4/ 442، حدیث:4140)

حسابِ نعمت کے بارے میں بُزُرگانِ دین کے 3 اقوال

﴿1﴾ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمیر رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جتنا مال زیادہ ہوگا اُتنا حساب زیادہ ہوگا۔ (البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ، ص264، قول:774) ﴿2﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: قیامت میں ایک دِرہم والے کے مقابلے میں دو دِرہم والے کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ (الزہد للامام احمد بن حنبل، ص121، حدیث:797) ﴿3﴾ جلیلُ القدر تابعی سَیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرَّہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: قیامت میں سب سے سخت حساب تندرست فارِغُ البال (یعنی خوش حال) شخص سے ہوگا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 59/ 271)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے
(حدائقِ بخشش، ص171)

مشکل الفاظ کے معانی: صدقہ: وسیلہ۔ بے پوچھے: بے حساب۔ لجائے: شرمندہ۔ لَجانا: شرمندہ کرنا

www.dawateislami.net

شرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر کے اندر بارگاہِ خداوندی میں عرض کررہے ہیں: یااللہ پاک! تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شرم وحیا کا واسطہ! مجھے محشر میں پُوچھ گَچھ کیے بغیر ہی بخش دے، میں تو اپنے گناہوں پر پہلے ہی شرمندہ ہوں میرے اعمال کا حساب لے کر مزید شرمندہ نہ فرما۔

اِمتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ　　بے سبب بَخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص432)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

12 سال تک حساب و کتاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کے حساب کا مُعاملہ نہایت سنگین ہے۔ عبرت کیلئے ایک حکایت پیش کی جاتی ہے، پڑھئے اور خوب کُڑھئے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ناظِمِ نِظامِ اُمّت، صاحِبِ خوف وخَشِیّت، سردارِ ساکنانِ جنّت امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے وِصالِ پُرمَلال کے بعد مجھے آپ رضی اللہُ عنہ کے اُخروِی مُعاملات جاننے کی شدید خواہش تھی۔ ایک دن میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فِرِشتے نے بتایا: "حضرتِ عُمَر بن خطّاب رضی اللہُ عنہ کا۔" اِتنے میں سَیِّدُنا عُمَر رضی اللہُ عنہ اُس محل سے باہر اِس حال میں تشریف لائے کہ آپ پر ایک چادر تھی گویا ابھی ابھی غُسل فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اچھا مُعاملہ فرمایا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے: مجھے تم سے جُدا ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟ میں نے عرض کی: 12 سال۔

www.dawateislami.net

فرمانے لگے: اب جاکر حساب و کتاب سے فارِغ ہوا ہوں۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 44/483)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم   دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خوفِ الٰہی کی تلوار سے شہید	01	دو اقسامِ نعمت اور سُوالاتِ آخرت	10
سورۃُ التَّکاثُر کے مَضامین	03	آہ! عُمدہ عُمدہ غذائیں	11
جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا	03	جتنی زیادہ لذّتیں اتنی زیادہ تکلیف	12
ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب	04	نَزع کی سختیوں کی جھلک	12
ابنِ آدم کا مال	05	حسابِ نعمت کے بارے میں 9 لرزہ خیز فرامینِ مصطفےٰ	13
قیامت کے دن پانچ چیزوں کے بارے میں سوال	05	حسابِ نعمت کے بارے میں بُزُرگانِ دین کے 13 اقوال	14
”بھاری بوجھ“ کی تعریف	06		
ایک درہم بھی نہیں تھا	08	12 سال تک حساب وکتاب	15
آیتِ مبارَکہ کی تفسیر میں تین اقوال	09	❀❀❀❀	

اگلے ہفتے کا رسالہ

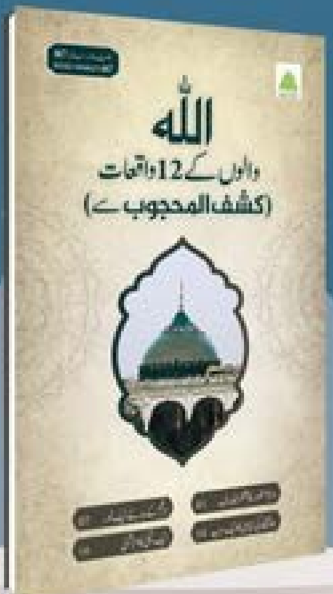

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net